السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص جس پر حج فرض ہے کسی رئیس یا والی ملک کے ساتھ جا کر رئیس کے روپیہ سے حج ادا کرے تو اس کا حج ادا ہو جائے گا یعنی فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وجوب حج سے فارغ الذمہ ہو جائے گا یعنی فرضیت حج کی اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی اس کے اوپر یہ آیت دلالت کرتی ہے : ا

اللہ کا حق ہے لوگوں کے ذمہ کہ جو لوگ راہ کی طاقت رکھتے ہوں وہ بیت اللہ کا حج کریں۔ ا

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

اس کی تفسیر میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : ا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راہ کی طاقت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا مطلب ہے سواری خرچ۔ ا

عن انسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن قول اللہ عزوجل من استطاع الیہ سبیلا قال الزاد والراحلة رواہ الحاکم ثم قال صحیح علی شرط البخاری ومسلم ولم یخرجاہ ورواہ ابن جریر عن یونس عن الحسن قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا فقالوا یا رسول اللہ ما السبیل قال الزاد والراحلة ورواہ وکیع فی تفسیرہ عن یونس)) (تفسیر ابن کثیر

پس آیت وحدیث سے ثابت ہوا کہ مطلقاً استاعت شرط ہے, پس جس وقت بیت اللہ تک پہنچ کر ارکان حج کو ادا کیا فرض ساقط ہو گیا اور جو شخص لے گیا تبرعاً اور اتفاق کیا اس کے اجر کا مستحق ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ احمد علی الجواب صحیح ابو تراب محمد عبد الوہاب الجواب صحیح محمد بشیر عفی عنہ

(سید محمد نذیر حسین) (فتاویٰ نذیریہ جلد ۲ ص ۱۱۸ طبع لاہور)

منتقی میں ہے:

عن ابن عباسؓ ان امرأة من خثعم قالت یا رسول اللہ ان ابی ادرکتہ فریضة اللہ فی الحج شیخا کبیر الا یستطیع ان یستوی علی ظہر بعیرہ قال فحجی عنہ رواہ الجماعة وعن علی علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأة شابة من خثعم)) فقالت ان ابی کبیر وقد ادرکتہ فریضة اللہ فی الحج ولا یستطیع اداءہا فیجزی عنہ ان اودیہا عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم رواہ احمد والترمذی وصححہ, وعن عبد اللہ بن الزبیر قال جاء رجل من خثعم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابی ادرکہ الاسلام وہو شیخ کبیر لا یستطیع رکوب الرحل والحج مکتوب علیہ افاحج عنہ قال انت اکبر ولدہ قال نعم قال ارایت لو کان علی ابیک دین فقضیتہ عنہ اکان یجزی ذلک عنہ قال نعم قال فاحج عنہ (رواہ احمد والنسائی بمعناہ, قال الشوکانی فی نیل الاوطار ج ۴ ص ۱۶۶) واحادیث ۲ الباب تدل علی انہ یجوز الحج من الولد عن والدہ اذا کان غیر قادر علی الحج وقد ادعی بعضہم ان ہذہ القصة مختصة بالخثعمیة کما اختص سالم مولی ابی حذیفة بجواز ارضاع الکبیر حکاہ ابن عبد البر وتعقب بان الاصل عدم الخصوص واما مارواہ عبد الملک بن جبیب صاحب الواضحة باسنادین مرسلین من ہذا الحدیث فزاد فحجی عنہ ولیس لاحد بعدہ فلا حجة فی ذلک لضعف اسنادہما مع ارسال والظاہر عدم اختصاص جواز ذلک بالابن وقد ادعی جماعة من اہل العلم انہ خاص بہ قال فی الفتح ولا یخفی انہ جمود انتہی حررہ احمد علی عفی عنہ (فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۱۲۱) (سید محمد نذیر حسین

قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول میرے باپ پر اللہ کا فریضہ حج بڑھاپے میں آ کر فرض ہوا ہے اور وہ اتنا بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے حج کر حضرت علیؓ کی حدیث '' میں ہے کہ اس عورت نے اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کی اجازت مانگی, آپ نے فرمایا اجازت ہے عبد اللہ بن زید کی حدیث میں بالکل ایسا ہی واقعہ ایک مرد کی طرف سے بیان کیا گیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اپنے باپ کا بڑا بیٹا ہے اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتا تو کیا وہ ادا ہو جاتا ہے یا نہیں، اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پھر تو اس کی طرف سے حج کر۔ ''

۔ احادیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا اپنے باپ کی طرف سے حج کر سکتا ہے، اگر باپ کمزور ہو، بعض نے کہا کہ یہ اس عورت کے لیے خاص اجازت دے دی گئی تھی، لیکن اس کی تردید کر دی گئی ہے، عبد الملک بن جبیب ۲ '' نے جو روایت بیان کی ہے، اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا توحج کرے لیکن تیرے بعد اور کسی کو اجازت نہیں ہے، وہ حدیث مرسل بھی ہے اور ضعیف بھی ہے لہٰذا اس سے محبت نہیں کی جا سکتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 08 ص 43-45

محدث فتویٰ